

# دودھ کا قومی دن

“سفید انقلاب کا احترام”

## Key Takeaways

- India is the world's **largest** milk producer, with output rising to **239.30 million tonnes** and **projected to reach 242 million tonnes in 2026**, contributing **32 per cent** to global supply.
- **Amul leads the global cooperative rankings** and recorded a turnover of over **Rs.90,000 crore in 2024-25**.
- **National Programme for Dairy Development (NPDD)** has revived over **31,000 dairy cooperative societies** and strengthened milk chilling and quality testing infrastructure.
- **White Revolution 2.0** aims to form **75,000 new dairy cooperatives** and significantly scale up procurement and processing capacity by **2028-29**.
- **GST reforms in 2025** reduced tax on most dairy products to nil or 5 per cent.

## تعارف

دودھ ہندوستان کے غذائیت کے منظر نامے میں ایک مرکزی مقام رکھتا ہے، جو اعلیٰ معیار کے جانوروں کے پروٹین اور ضروری غذائی اجزاء جیسے کیلشیم، میگنیشیم، پوٹاشیم اور دیگر مائکرو نیوٹریئنٹس کو آسانی سے جذب کرنے والی شکلوں میں فراہم کرتا ہے۔ اکثر قریب قریب مکمل خوراک کے طور پر شمار کیا جاتا ہے، دودھ ہر عمر کے گروپوں میں نشوونما، ہڈیوں کی صحت اور طاقت کیلئے ہے۔ ہندوستان نے مسلسل دنیا کے سب سے بڑے دودھ پیدا کرنے والے ملک کے طور پر اپنی پوزیشن برقرار رکھی ہے، جو عالمی پیداوار میں تقریباً ایک چوتھائی حصہ ہے۔ پچھلے 11 سالوں میں، ہندوستان کے ڈیری شعبے میں 70 فیصد کی نمایاں توسیع ہوئی ہے، جو قومی معیشت میں تقریباً 5 فیصد کا تعاون ہے اور 8 کروڑ سے زیادہ کسانوں کو براہ راست روزگار فراہم کرتا ہے (نیشنل اکاؤنٹس کے اعدادوشمار کے مطابق)۔ اس کے علاوہ، خواتین کسان پیداوار اور جمع آوری میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، جس سے ڈیری شعبہ شمولیتی اور صنفی لحاظ سے حساس ترقی کا ایک مضبوط ذریعہ بن جاتا ہے۔

دودھ کا قومی دن ہر سال 26 نومبر کو ڈاکٹر ورگیس کورین کے یوم پیدائش کے موقع پر منایا جاتا ہے، جنہیں ہندوستان میں “فادر آف دی واٹ ریوولوشن” کہا جاتا ہے۔ یہ دن لاکھوں کسانوں کے احترام کیلئے ہے، جن کا عزم دودھ کی پیداوار میں ملک کی قیادت کو برقرار رکھنا ہے اور ایک لچکدار، جامع اور غذائیت سے محفوظ مستقبل کی طرف اس کے سفر کو مضبوط کرنا ہے۔

## بھارت کے ڈیری شعبے کی تاریخی رفتار

ہندوستان میں دودھ کی قلت تھی اور 1950 اور 1960 کی دہائیوں کے دوران درآمدات پر منحصر تھا۔ آزادی کے بعد پہلی دہائی کے دوران، دودھ کی پیداوار میں 1.64 فیصد کی سی اے جی آر ریکارڈ کی گئی، جو 1960 کی دہائی کے دوران 1.15 فیصد تک کم ہو گئی تھی۔ یہ ایسا ملک ہونے کے باوجود تھا جہاں دنیا کی سب سے بڑی مویشیوں کی آبادی ہے۔ ہندوستان میں جدید ڈیری تحریک آنند کوآپریٹو ماڈل کی کامیابی پر شروع ہوئی تھی جو سردار ولہ بھائی پٹیل، مہاتما گاندھی، اور تریبھون داس پٹیل جیسے رہنماؤں کی رہنمائی میں پروان چڑھی تھی۔ نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ (این ڈی ڈی بی) 1965 میں تشکیل دیا گیا تھا، جس کے پہلے چیئرمین ورگیس کورین تھے۔ بورڈ کا مشن پورے ہندوستان میں آنند کوآپریٹو ماڈل کی نقل تیار کرنا اور کسانوں کو مضبوط، گاؤں کی سطح پر دودھ پیدا کرنے والی سوسائٹیوں میں منظم کرنا تھا۔

امول کے پیش رو، کائرہ ڈسٹرکٹ کوآپریٹو دودھ پروڈیوسرز یونین کی کامیابیوں کی بنیاد پر، این ڈی ڈی بی نے 1970 میں آپریشن فلڈ کا آغاز کیا۔ اس اہم پروگرام نے دیہی دودھ کی پیداوار کو بڑھانے اور ایک آسان نظام تیار کرنے کی کوشش کی جس نے دودھ سے مالا مال علاقوں میں کوآپریٹو کو بڑی شہری منڈیوں میں دودھ کی موثر فراہمی کے قابل بنایا۔ اس پہل نے ہندوستان کو دودھ کی کمی والے ملک سے دنیا کے سب سے بڑے دودھ پیدا کرنے والے ملک میں تبدیل کر دیا۔ ڈیری کی ترقی میں اس کے اہم قومی اثرات اور تعاون کو تسلیم کرتے ہوئے، این ڈی ڈی بی کو 1987 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قومی اہمیت کا ادارہ نامزد کیا گیا تھا۔

## Milestones in Dairy Development



Source: Department of Animal Husbandry and Dairying

### ہندوستان کی دودھ کی معیشت میں تبدیلی: ترقی کی دہائی

- پچھلی دہائی کے دوران ، ہندوستان کے ڈیری شعبے میں قابل ذکر ترقی ہوئی ہے ۔ دودھ کی پیداوار 2014-15 میں 146.30 ملین ٹن سے 63.56 فیصد بڑھ کر 2023-24 میں 239.30 ملین ٹن ہو گئی ۔ فی کس دودھ کی دستیابی بھی 124 گرام سے بڑھ کر 471 گرام فی شخص یومیہ ہو گئی ہے ۔

- ہندوستان کی ڈیری معیشت اس کے 303.76 ملین مویشیوں سے جڑی ہوئی ہے ، جن میں مویشی ، بھینس ، میتھون اور یاک شامل ہیں ۔ 2014 اور 2022 کے درمیان ، مویشیوں کی پیداواری صلاحیت (کلوگرام/سال) میں 27.39 فیصد اضافہ ہوا ، جو عالمی سطح پر سب سے زیادہ اضافہ ہے اور دنیا میں اوسطاً 13.97 فیصد سے نمایاں طور پر زیادہ ہے ۔

- بھیڑ (74.26 ملین) اور بکریاں (148.88 ملین) خاص طور پر بنجر اور نیم بنجر علاقوں میں ، جہاں وہ دودھ کی پیداوار کو سپورٹ کرتے ہیں ، ایک اہم تعاون ہیں ۔ دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد 86 ملین سے بڑھ کر 112 ملین ہو گئی ہے ، جبکہ مقامی گائے کی نسلوں سے دودھ کی پیداوار 29 ملین ٹن سے بڑھ کر 50 ملین ٹن ہو گئی ہے ۔

یہ کامیابی راشنریہ گوکل مشن اور مویشیوں کی صحت اور بیماری کے کنٹرول سے متعلق پروگرام (ایل ایچ ڈی سی پی) جیسے اقدامات سے کارفرما ہے جو افزائش نسل کو بڑھانے ، جینیاتی معیار کو بہتر بنانے اور جانوروں کی صحت کو فروغ دینے پر مرکوز ہیں ۔ مزید برآں ، آبیروید کے ساتھ ایتھنو ویٹرنری میڈیسن (ای وی ایم) کا انضمام اینٹی بائیوٹکس کے پائیدار ، کم لاگت والے متبادل پیش کرتا ہے ، جس سے مویشیوں کی مجموعی صحت اور لچک میں اضافہ ہوتا ہے ۔

## Progress in India's Dairy Sector



Milk Production (2023-24)  
**239.30 million tonnes**



Per-capita milk availability  
**471 grams/person a day**



India's Bovine Population  
**303.76 million**



Number of Milch Animals  
**112 million**



Artificial Insemination  
Conducted (2024-25)  
**565.55 lakh**

Source: Ministry of Fisheries, Animal Husbandry & Dairying



### راشٹریہ گوکل مشن کے تحت پیش رفت

موشی پروری کا محکمہ اور ڈیری شعبہ 2014 سے راشٹریہ گوکل مشن پر عمل درآمد کر رہا ہے، جس کا مقصد مقامی گائے اور بھینس کی نسلوں کو محفوظ کرنا اور ترقی دینا، موشیوں کی جینیاتی صلاحیت میں اضافہ کرنا اور دودھ کی پیداوار اور مجموعی پیداواریت کو بہتر بنانا ہے۔ مارچ 2025 میں، اس مشن کا جائزہ لیا گیا تاکہ موشیوں کے شعبے کی ترقی کو تیز کیا جا سکے۔ اب یہ مشن ترقیاتی پروگرامز اسکیم کے تحت ایک مرکزی شعبہ کے طور پر کام کرتا ہے، جس کے لیے 1,000 کروڑ روپے کا اضافی فنڈ مختص کیا گیا ہے، اور اس طرح 15 ویں مالیاتی کمیشن کے دورانیہ 2021 سے 2026 کے لیے مجموعی فنڈ 3,400 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔

تجدید شدہ مشن پچھلی سرگرمیوں پر مبنی ہے، لیکن اب اس میں سیمین اسٹیشنز کو مضبوط بنانے، مصنوعی افزائش نسل کے نیٹ ورک کو وسعت دینے اور جنسی لحاظ سے الگ سیمین کے ذریعے سائنسی افزائش نسل کو فروغ دینے پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ راشٹریہ گوکل مشن کے ذریعے بھارت مقامی گائے اور بھینس کی نسلوں کو محفوظ کر رہا ہے اور جینیاتی تنوع میں اضافہ کر رہا ہے۔ اب تک، 92 ملین سے زائد جانوروں کو فائدہ پہنچ چکا ہے، جس سے 56 ملین سے زیادہ کسان مستفید ہوئے ہیں۔

**مصنوعی افزائش نسل:** مصنوعی افزائش نسل موشیوں کی دودھ کی پیداوار اور مجموعی پیداواریت بڑھانے کے لیے سب سے مؤثر طریقوں میں سے ایک ہے۔ اس وقت بھارت میں تقریباً 33 فیصد افزائش کے قابل موشی اس طریقہ سے کور کیے جاتے ہیں، جبکہ 70 فیصد جانور اب بھی ایسے بکروں سے افزائش کے عمل سے گزرتے ہیں جن کی جینیاتی صلاحیت معلوم نہیں ہے۔ 2024-25 میں، ملک بھر میں 565.55 لاکھ افزائش کے عمل انجام دئے گئے، جو سائنسی افزائش نسل کے عمل میں نمایاں اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

**نیشنل آرٹیفیشل انسیمی نیشن پروگرام (این اے آئی پی):** نیشنل آرٹیفیشل انسیمی نیشن پروگرام کے تحت، افزائش نسل کی خدمات کسانوں کے گھر تک مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اگست 2025 تک، یہ پروگرام 9.16 کروڑ جانوروں تک پہنچ چکا ہے اور 14.12 کروڑ انسیمی نیشنز کی گئی ہیں، جس سے 5.5 کروڑ سے زیادہ کسان مستفید ہوئے ہیں۔ جدید تولیدی کام کی حمایت کے لیے، 22 آئی وی ایف لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں اور 1 کروڑ سے زائد جنسی لحاظ سے الگ سیمین کی خوراکیں تیار کی گئی ہیں، جن میں سے 70 لاکھ خوراکیں استعمال ہو چکی ہیں۔ اس سے کسانوں

کو زیادہ تناسب میں مادہ بچھڑوں کی پیداوار حاصل کرنے میں مدد ملی ہے اور مستقبل کی دودھ کی پیداوار مضبوط ہوئی ہے۔

**ایم اے آئی ٹی آر آنیز:** افزائش نسل کی خدمات کو دیہی علاقوں میں پہنچانے کے لیے، تربیت یافتہ کثیر المقاصد اے آئی ٹیکنیشنز، جنہیں ایم اے آئی ٹی آر آنیز کہا جاتا ہے، تعینات کیے گئے ہیں۔ یہ ٹیکنیشنز 3 ماہ کی تربیت حاصل کرتے ہیں اور ضروری آلات کے لیے 50,000 روپے تک کی گرانٹ پاتے ہیں، اور بعد میں خدمات سے آمدنی کے ذریعے خود کفیل ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ چار سالوں میں 38,736 ایم اے آئی ٹی آر آنیز کو متحرک کیا گیا ہے اور وہ گھر پہنچ کر ویٹرنری اور افزائش نسل کی خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

**نسلی جانچ:** بکروں کی سائنسی جانچ جینیاتی ٹیسٹنگ کے ذریعے کی جاتی ہے، جو ان کی جینیاتی قدر کا اندازہ بیٹیوں کی کارکردگی کی بنیاد پر لگاتی ہے۔ 2021 سے 2024 کے درمیان، 3,747 پروگنی ٹیسٹ شدہ بکرے تیار کیے گئے جبکہ ہدف 4,111 تھا، اور 132 نسل بڑھانے والے فارموں کی منظوری دی گئی تاکہ کسانوں کے لیے اعلیٰ معیار کے مویشی دستیاب ہوں۔

### نیشنل پروگرام فار ڈیری ڈیولپمنٹ (این پی ڈی ڈی) کے تحت پیش رفت

سن 2014-2015 سے، قومی ڈیری ترقیاتی پروگرام، ملک گیر سطح پر نافذ کیا جا رہا ہے تاکہ دودھ اور دودھ کی مصنوعات کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے اور خرید، پراسیسنگ اور مارکیٹنگ کے منظم نظام کو وسعت دی جاسکے۔ یہ اسکیم صنعت کے ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوئی ہے جو کوآپریٹو فیڈریشنز، یونینز اور پروڈیوسر کمپنیز سے وابستہ پروڈیوسرز کی معاونت کرتی ہیں۔

اس اسکیم کو جولائی 2021 میں 2021-22 سے 2025-26 کے لیے دوبارہ منظم/حوالہ دیا گیا، جس میں درج ذیل دو اجزاء شامل ہیں:

(i) جزو ”اے“، این پی ڈی ڈی کا یہ جزو ریاستی کوآپریٹو ڈیری فیڈریشنز، ضلعی کوآپریٹو ملک پروڈیوسرز یونینز، ایس ایچ جیز، ملک پروڈیوسر کمپنیز اور فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشنز کے لیے معیار کے دودھ کی جانچ کے آلات اور پرائمری چلنگ سہولیات قائم کرنے یا اپ گریڈ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

(ii) جزو ”بی“، این پی ڈی ڈی اسکیم کا یہ جزو ”کوآپریٹوز کے ذریعے ڈیری“ دودھ اور ڈیری مصنوعات کی فروخت بڑھانے کے لیے ہے، جس میں کسانوں کی منظم مارکیٹوں تک رسائی بڑھانا، جدید ڈیری پراسیسنگ سہولیات اور مارکیٹنگ کے ڈھانچے کو مضبوط کرنا، اور پروڈیوسر کی ملکیت والے اداروں کی صلاحیت کو بڑھانا شامل ہے۔

### کوآپریٹو ڈیری نیٹ ورک

وقت کے ساتھ، 31,908 ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیز منظم یا دوبارہ فعال کی گئی ہیں، جس سے 17.63 لاکھ نئے دودھ کے پروڈیوسرز شامل ہوئے اور روزانہ دودھ کی خریداری 120.68 لاکھ کلوگرام بڑھ گئی۔ اس پروگرام کے تحت 61,677 گاؤں میں دودھ کی جانچ کے لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں، تقریباً 6,000 ہلکے ملک کولرز نصب کیے گئے جن کی مجموعی چلنگ صلاحیت 149.35 لاکھ لیٹر ہے، اور 279 ڈیری پلانٹ لیبارٹریز کو ملاوٹ کا پتہ لگانے والی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ اپ گریڈ کیا گیا۔ ریاستی رپورٹ کے مطابق، موجودہ سال میں 1,804 نئی ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیز قائم کی گئی ہیں، جس سے 37,793 دودھ کے پروڈیوسرز کو مواقع فراہم ہوئے ہیں۔

اس اقدام کے تحت اکتوبر 2025 میں کئی بڑے ڈھانچے جاتی منصوبوں کا افتتاح بھی ہوا۔ ان میں مہسانہ، اندور اور بھیلواڑا میں نئے ملک پاؤڈر اور الٹرا ہائی ٹیمپرچر (یو ایچ ٹی) پلانٹس شامل

ہیں اور تلنگانہ کے کریم نگر میں ایک گرین فیلڈ ڈیری پلانٹ بھی قائم کیا گیا ہے۔ مزید برآں، آندھرا پردیش کے چتوڑ ضلع میں ایک مربوط ڈیری پلانٹ اور چارہ یونٹ کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کی کل سرمایہ کاری 219 کروڑ روپے ہے۔ بھارت کے کوآپریٹو ڈیری سیکٹر میں 22 ملک فیڈریشنز، 241 ضلعی یونینز، 28 مارکیٹنگ ڈیریز، اور 25 ملک پروڈیوسر آرگنائزیشنز شامل ہیں۔ یہ سب مل کر 2.35 لاکھ دیہاتوں میں خدمات فراہم کرتے ہیں اور 1.72 کروڑ ڈیری فارمرز سے جڑتے ہیں، جس سے مناسب قیمتیں اور مؤثر دودھ کی پروسیسنگ یقینی بنائی جاتی ہیں۔

### خواتین کا کردار

خواتین اس نظام کا مرکز ہیں، جو تقریباً 70 فیصد ڈیری ورک فورس اور 35 فیصد کوآپریٹیو ممبران پر مشتمل ہیں۔ این پی ڈی ڈی ڈیری سروسز کے تحت 48,000 سے زائد خواتین کی قیادت والی کوآپریٹیوز اور 16 مجموعی خواتین ایم پی اوز تقریباً 12 لاکھ پروڈیوسرز کی نمائندگی کرتے ہیں، جو 35,000 دیہاتوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آندھرا پردیش کی مکمل خواتین کی قیادت والی ”شریجا ملک پروڈیوسر آرگنائزیشن“، ایک سیمبل بن چکا ہے، جس نے شکاگو میں عالمی ڈیری سمٹ میں انٹرنیشنل ڈیری فیڈریشن کے ڈیری انوویشن ایوارڈ جیتا۔

**Amul's Rise as a Global Cooperative Leader**

*The International Cooperative Alliance has placed Amul at the top of its global ranking, highlighting the strength and scale of India's cooperative dairy movement. Amul continues to serve as the central force behind the country's White Revolution. Through its network of 3.6 million farmer members, 18,000 village societies, and 18 district unions, it collects nearly 30 million litres of milk every day from across India.*

*In the financial year 2024-25, Amul's turnover surpassed Rs.90,000 crore, an achievement made possible through the collective efforts of millions of small producers, more than 65 percent of whom are women. Their ability to successfully manage and sustain one of the world's largest cooperatives through individual contributions of modest scale demonstrates the enormous potential that cooperatives hold for rural development and economic empowerment in India.*

### ڈیری سیکٹر میں جی ایس ٹی کی نئی اصلاحات

ہندوستان کے ڈیری شعبے کو اس وقت بڑا فروغ ملا جب 56 ویں جی ایس ٹی کونسل نے 3 ستمبر 2025 کو اپنی میٹنگ کے دوران دودھ اور دودھ کی مصنوعات پر ٹیکس کو معقول بنانے کے ایک وسیع منصوبے کو منظوری دی۔ یہ فیصلہ ڈیری صنعت کے لیے جی ایس ٹی کی شرحوں کے سب سے وسیع تر ترمیم کی نمائندگی کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ بہت سے بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی مصنوعات کو اب یا تو ٹیکس سے مستثنیٰ ہے یا 5 فیصد کے بریکٹ میں رکھا گیا ہے۔

یہ نظر ثانی شدہ شرحیں، جو 22 ستمبر 2025 سے نافذ العمل ہو گئی ہیں، ویلیو چین کے تمام مراحل میں نمایاں ریلیف فراہم کرتی ہیں۔ الٹرا ہائی ٹمپریچر (یو ایچ ٹی) دودھ اور پری پیک شدہ پنیر اب ٹیکس فری ہیں۔ مکھن، گھی، ڈیری اسپریڈز، پنیر، کنڈینسڈ ملک اور دودھ پر مبنی مشروبات جیسی اشیاء کو 12 فیصد کے سلیب سے 5 فیصد کے سلیب میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ آئس کریم، جس پر پہلے 18 فیصد جی ایس ٹی تھا، اب 5 فیصد ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ، دودھ کے ڈبے پر اب 12 فیصد کے بجائے 5 فیصد ٹیکس ہے۔

یہ اصلاح متوقع طور پر ڈیری معیشت کو مضبوط کرے گی کیونکہ یہ نہ صرف پروڈیوسرز بلکہ صارفین پر مالی بوجھ کو بھی کم کرے گی۔ 8 کروڑ سے زائد دیہی گھرانے، جن میں اکثر چھوٹے، حاشیہ پر رہنے والے یا زمین سے محروم کسان شامل ہیں جو اپنی روزی روٹی کے لیے ڈیری فارمنگ پر انحصار کرتے ہیں، براہ راست اس کم شدہ ٹیکس ڈھانچے سے مستفید ہوں گے۔ کم ٹیکس ڈھانچہ آپریشنل لاگت کو بھی کم کرنے، ملاوٹ کو روکنے، اور بھارتی ڈیری مصنوعات کی ملکی اور بین الاقوامی مارکیٹ میں مقابلہ بازی کو بڑھانے میں مددگار ہوگا۔

ڈیری کی ترقی کے لیے جاری قومی کوششیں



وائٹ ریلوشن 2.0 کے اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر کے آغاز کا اعلان 19 ستمبر 2024 کو کیا گیا، جس کے بعد اس کا رسمی نفاذ 25 دسمبر 2024 کو عمل میں آیا، جو ملکی سطح پر ڈیری کوآپریٹوز کو مضبوط بنانے، روزگار کے مواقع بڑھانے، اور منظم ڈیری فارمنگ میں خواتین کی شرکت بڑھانے کی نئی کوشش کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ پروگرام 2024-25 سے 2028-29 تک 5 سال کے لیے چلایا جائے گا، جس دوران کوآپریٹوز کے ذریعے دودھ کی خریداری 1,007 لاکھ کلوگرام فی دن تک پہنچنے کا امکان ہے۔

اس منصوبے کی مرکزی خصوصیت کوآپریٹیو نیٹ ورک کو وسعت دینا ہے، جس کے تحت 75,000 نئی ڈیری کوآپریٹیو سوسائٹیز قائم کی جائیں گی۔ یہ سوسائٹیز ان دیہاتوں میں قائم کی جائیں گی جو اب تک منظم ڈیری سسٹم سے باہر ہیں اور خواتین کسانوں کو رجسٹر کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اس توسیع کے ساتھ، موجودہ 46,422 ڈیری کوآپریٹیو سوسائٹیز کو بھی مضبوط بنایا جائے گا تاکہ بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں اور اراکین کی آمدنی میں اضافہ ہو۔

وائٹ ریلوشن 2.0 پائیداری اور وسائل کے مؤثر استعمال پر بھی زور دیتا ہے۔ تین خصوصی ملٹی اسٹیٹ کوآپریٹیو سوسائٹیز (ایم ایس سی ایس) قائم کی جا رہی ہیں۔ ایک سوسائٹی مویشیوں کے چارہ، معدنی مرکبات اور دیگر ضروری اجزاء کی فراہمی کرے گی۔ دوسری سوسائٹی نامیاتی کھاد کی پیداوار کو سپورٹ کرے گی اور گائے کے گوبر اور زرعی باقیات کو بایو فرٹیلائزر اور بائیو گیس میں سائنسی طریقے سے استعمال کرنے کو فروغ دے گی، جو قدرتی زراعت اور سرکلر اکانومی میں مددگار ہوگی۔ تیسری سوسائٹی مردہ جانوروں کی کھال، ہڈیاں اور سینگ منظم اور ماحول دوست طریقے سے سنبھالے گی۔

سابر ڈیری کے نئے پلانٹ سے تعاون پر مبنی ترقی میں اضافہ

داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر نے 3 اکتوبر 2025 کو ہریانہ کے روہتک میں سابری ڈیری پلانٹ کا افتتاح کیا۔ تقریباً 350 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی یہ سہولت اب ملک کا سب سے بڑا پلانٹ ہے جو دہلی، چھاپہ اور دہلی پر مبنی مصنوعات کی پیداوار کے لیے مختص ہے۔ اسے دودھ کے پروڈیوسرز کی مدد کے لیے تیار کیا گیا ہے اور یہ ہریانہ کو دہلی قومی راجدھانی خطہ (دہلی-این سی آر) کی ڈیری مصنوعات کی مکمل مانگ پوری کرنے کے قابل بنائے گا۔

افتتاح کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ سابری ڈیری، جو گجرات میں ایک کوآپریٹو اقدام کے طور پر شروع ہوا، اب 9 ریاستوں میں اپنی سرگرمیاں پھیلا چکا ہے اور کسانوں کے لیے نئے مواقع فراہم کرتا رہتا ہے۔ یہ کوآپریٹو تحریک 35 لاکھ خواتین کو باختیار بنا چکی ہے، جو صرف گجرات میں سالانہ 85,000 کروڑ روپے کے کاروبار میں حصہ لیتی ہیں۔

روہتک پلانٹ کو بڑی پیداواری صلاحیت کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا ہے، تاکہ روزانہ 150 میٹرک ٹن دہلی، 10 میٹرک ٹن دہلی پر مبنی مصنوعات، 3 لاکھ لیٹر چھاپہ اور 10,000 کلوگرام مٹھائیاں تیار کی جا سکیں۔ اس پیداوار کے حجم سے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ متوقع ہے اور راجستھان، ہریانہ، مہاراشٹر، پنجاب، اتر پردیش اور بہار سمیت دیگر ریاستوں میں کوآپریٹیو ڈیری نیٹ ورک کو مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔

ہندوستان کا بڑھتا ہوا ڈیری شعبہ اور مستقبل کا نقطہ نظر

زرعی اور ڈبہ بند خوراک کی مصنوعات کی برآمدات کی ترقی کی اتھارٹی (ای ڈی اے) کے ستمبر 2025 کے ماہانہ ڈیش بورڈ کے مطابق، بھارت میں آئندہ چند سالوں میں دودھ کی پیداوار میں مسلسل اضافہ متوقع ہے، جس کی بنیادی وجوہات مضبوط ملکی مانگ، نسل بہتر بنانے کے طریقوں میں بہتری، اور سازگار پالیسی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجیز جیسے کہ مصنوعی ذہانت اور جنس کے لحاظ سے بیج کے بڑھتے ہوئے استعمال نے کسانوں کو مویشیوں کے معیار کو بہتر بنا کر پیداوار بڑھانے میں مدد فراہم کی ہے۔ بھارت متوقع طور پر 2025-26 میں عالمی

دودھ کی پیداوار میں تقریباً 32 فیصد تعاون کرے گا، جو دنیا کا سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک ہونے کی اس کی پوزیشن کی عکاسی کرتا ہے۔ اے پی ای ڈی اے کے مطابق، ستمبر 2025 کے ڈیری ڈیش بورڈ کے مطابق، 2026 کے لیے قومی دودھ کی پیداوار کا تخمینہ 242 ملین ٹن ہے۔ ملک مویشیوں کی آبادی میں بھی پیش پیش ہے، جو 2024 میں 35 فیصد سے بڑھ کر 2025 میں 36 فیصد ہو گئی، جو اس کے ڈیری شعبے کی طویل المدتی مضبوطی کو مزید مستحکم کرتی ہے۔

بھارت کا ہدف ہے کہ 2028-29 تک دودھ کی پروسیسنگ کی صلاحیت 100 ملین لیٹر تک پہنچائی جائے، جو موجودہ سطح 660 لاکھ لیٹر یومیہ سے نمایاں اضافہ ہے۔ پشو دھن منصوبے کے تحت وسیع پیمانے پر مویشیوں کا ڈیٹا جمع کیا جا رہا ہے، جو بہتر منصوبہ بندی اور مخصوص اقدامات میں مدد فراہم کرے گا۔ نسل بہتر بنانے میں خاطر خواہ پیش رفت ہو رہی ہے اور وسیع پیمانے پر ٹیکہ کاری مہمات چلائی جا رہی ہیں تاکہ مویشیوں کو فٹ اینڈ ماؤتھ ڈیزیز اور بروسلیوسیس سے محفوظ رکھا جا سکے۔ یہ ویکسینیں مفت فراہم کی جا رہی ہیں اور قومی ہدف یہ ہے کہ 2030 تک دونوں بیماریوں کو ختم کیا جائے۔ یہ تمام اقدامات پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، ویلیو چین کو مضبوط کرنے اور بھارت کو مستقبل قریب میں دودھ کے ایک اہم برآمد کنندہ کے طور پر ابھارنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ نظر ثانی شدہ ڈیری کی ترقی سے متعلق قومی پروگرام (این پی ڈی ڈی) کے تحت، 2025-26 میں 21,902 نئی ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیز قائم کرنے کے ہدف مقرر کیے گئے ہیں، جن کے لیے مالیاتی اخراجات 407.37 کروڑ روپے ہیں، جس میں سے 211.90 کروڑ روپے حکومت ہند فراہم کر رہی ہے۔

### ڈیری کے شعبے میں بہترین کارکردگی کا اعزاز

نیشنل گوپال رتن ایوارڈز 2025 کا اعلان مویشی پروری اور ڈیری کے محکمے نے مویشیوں اور ڈیری کے شعبے میں شاندار تعاون کو تسلیم کرتے ہوئے کیا ہے۔ یہ ایوارڈز 26 نومبر 2025 کو قومی یوم دودھ کے موقع پر پیش کیے جائیں گے، جو ہندوستانی ڈیری کے لیے ان کی علامتی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

یہ ایوارڈز دیسی مویشیوں یا بھینسوں کی پرورش کرنے والے بہترین ڈیری کسانوں، اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ڈیری کوآپریٹو یا دودھ پیدا کرنے والی تنظیموں، اور ہنر مند مصنوعی حمل تکنیکی ماہرین کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ پہلے دو زمروں میں سے ہر ایک جیتنے والوں کو بالترتیب 5 لاکھ، 3 لاکھ اور 2 لاکھ روپے پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پرانے والے کو دیئے جائیں گے۔ اس اعتراف کا مقصد ہندوستان کے پائیدار اور جامع ڈیری ترقی کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈیری کمیونٹی کے اندر کارکردگی، اختراع اور لگن کو فروغ دینا ہے۔

### نتیجہ

نیشنل ملک ڈے 2025 بھارت کے ڈیری شعبے کی ترقی کی عکاسی کرتا ہے، جو آئندہ میں قائم کوآپریٹو بنیادوں سے لے کر آج دنیا کے سب سے بڑے دودھ پیدا کرنے والے ملک کے مقام تک پہنچ چکا ہے۔ آپریشن فلڈ، ڈیری کوآپریٹوز کی مضبوطی، اور حکومت کی مسلسل حمایت کے ذریعے حاصل شدہ پیش رفت نے مجموعی دودھ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ، فی کس دستیابی میں اضافہ، اور مویشیوں کی پیداواریت میں بہتری کے نمایاں نتائج فراہم کئے ہیں۔ پروگرامز جیسے راشنریہ گوکل مشن، نیشنل آرٹیفیشل انسیمیٹیشن پروگرام اور ڈیری کی ترقی سے متعلق قومی پروگرام نے سائنسی نسل بہتر بنانے کے طریقوں کو وسیع پیمانے پر پہنچایا، جانوروں کی صحت کی خدمات کو بہتر بنایا، اور ڈیری انفراسٹرکچر کو مضبوط کیا ہے۔

خواتین کی قیادت میں چلنے والی کوآپریٹوز، بڑے پیمانے پر پروڈیوسر تنظیمیں، اور اہم ڈیری ادارے جیسے امول اور سابر ڈیری شعبے میں شمولیت اور اقتصادی اثرات میں اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جی ایس ٹی کونسل کے تحت اصلاحات، پروسیسنگ کی صلاحیت میں اضافہ

اور سفید انقلاب 2.0 پر توجہ بھارت کے مضبوط اور پائیدار ڈیری نظام کے عزم کو مزید مستحکم کرتی ہے۔ جب ملک نیشنل ملک ڈے منا رہا ہے تو یہ ان کسانوں اور کوآپریٹیوز کا اعتراف کرتا ہے جن کی محنت مسلسل ایک مضبوط، پیداواری اور مستقبل پر مرکوز ڈیری معیشت کے قیام میں کردار ادا کر رہی ہے۔

حوالہ جات

ماہی گیری ، مویشی پروری اور ڈیری کی وزارت

<https://dahd.gov.in/sites/default/files/2025-05/Annual-Report202425.pdf>

نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ

[https://www.nddb.coop/sites/default/files/pdfs/NDDDB\\_AR\\_2023\\_24\\_Eng.pdf](https://www.nddb.coop/sites/default/files/pdfs/NDDDB_AR_2023_24_Eng.pdf)

اے پی ای ڈی اے

[https://apeda.gov.in/sites/default/files/2025-10/MIC\\_Monthly\\_dashboard\\_Dairy\\_30102025.pdf](https://apeda.gov.in/sites/default/files/2025-10/MIC_Monthly_dashboard_Dairy_30102025.pdf)

پی آئی بی پریس ریلیز

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2077029>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2174456>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=155298&ModuleId=3>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2172880>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2152462>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2112693>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2178028>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2188432>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2163730>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2077736>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2190731>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2031242>

پی ڈی ایف فائل کے لیے یہاں کلک کریں۔

-----

(ش ح -ع-ح، ص-ج)

U. No. 1909

## **Farmer's Welfare**

National Milk Day

“Honouring the White Revolution”

**Backgrounder ID: 156189**